رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ۔ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر
الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ عہ ۱۲

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

جلد ۲۵ ۔ مورخہ ۹ صفر ۱۳۵۶ھ ۔ یوم چہار شنبہ ۔ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء ۔ نمبر ۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں پر درد نقرس کی وجہ سے ورم ہو گیا ہے ۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا کریں۔
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ البتہ بچہ کو بخار ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب اور ماشٹر محمد عمر صاحب کو مونگھیر ۔ مولوی محمد شریف صاحب کو ڈیرہ غازیخاں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور گیانی واحد حسین صاحب کو لاہور بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے غافلاں وفا نکند ایں سرائے خام ۔ دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

"ہائے افسوس جو لوگ دنیا کے پرستار ہیں ۔ اور قومی تعصبوں کی زنجیر میں گرفتار وہ اپنے بد عقیدوں کو کسی ڈھب چھوڑنا نہیں چاہتے ۔ قوم کا رعب ان کے دلوں پر ایسا غالب ہے کہ جو مخلوق پرستی کی حد تک پہونچ گیا ہے ۔ خدا تعالیٰ کا ان کے دلوں میں اتنا بھی قدر نہیں ۔ جو ایک بوڑھی عورت کو اپنے گھر کی سوئی کا ہوتا ہے۔"

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں ۔ نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں ۔ ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں ۔ کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر ان کو اُس صنم کی طرف کچھ نظر نہیں ۔ آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
ان کے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد ۔ کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب ۔ کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب
دل میں یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی ۔ ترک اس عیاں و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں وفا نکند ایں سرائے خام ۔ دنیائے دوں نماند و نماند بہ کس مدام

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

۲۰۳	محمد خان صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۰۴	سکندر صاحب	دھلی
۲۰۵	صابرہ بیگم صاحبہ	ریاست کشمیر

جناب سیٹھ عبداللہ الہدین صاحب کے

ماموں صاحب کا افسوسناک انتقال

سکندرآباد ۱۹ اپریل۔ سکندرآباد سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گزشتہ شب جناب سیٹھ عبداللہ الہدین صاحب کے ماموں سیٹھ جی۔ ایم ابراہیم صاحب انتقال کر گئے۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب سیٹھ عبداللہ الہدین صاحب اور ان کے خاندان کے دیگر ارکان سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

جماعتہائے احمدیہ یو۔پی جلد جواب دیں

یو۔پی کی جن جماعتوں کے نام لکھنؤ سے خطوط روانہ کئے گئے تھے۔ ان میں سے بعض نے جواب دیا ہے۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتوں کی طرف سے جواب نہیں آئے۔ اس لئے جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ ارسال کردہ خطوط کے جواب مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد ارسال کریں۔ "احمدیہ دار التبلیغ ۳۲ امین آباد پارک لکھنؤ"

خاکسار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ

ایک آوارہ گرد کے متعلق اعلان

ایک شخص بشیر احمد نام قد میانہ۔ رنگ گندمی۔ سر پر رومی ٹوپی رکھتا ہے۔ کوٹ پتلون بھی پہنتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ وہ سندھ میں کافی اراضیات کا ٹھیکیدار ہے۔ نیز بتاتا ہے۔ کہ وہ گکھڑانوالی ضلع سیالکوٹ کا باشندہ ہے۔ نہایت آوارہ گرد اور نقصان رساں ثابت ہوا ہے۔ یہاں کے ایک دوست کو نقصان پہونچانے کی ناکام کوشش کے واقعہ کی تحقیق میں وہ خطرناک آدمی ثابت ہوا ہے۔ اس لئے دوست محتاط رہیں۔

خاکسار محمد حسین خان سکرٹری امور عامہ سکھر

تحریکِ جدید کا چندہ

دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قلم سے

بعض نہائت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریکِ جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریکِ جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ صفر ۱۳۵۶ھ

مولوی محمد علی صاحب غلو کی پُرسراب وادی میں

(۱)

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے ہمیشہ جماعتِ احمدیہ پر یہ الزام لگایا کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اسی طرح غلو کی مرتکب ہو رہی ہے۔ جس طرح عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق غلو میں مبتلا ہُوئے گویا عیسائیوں نے اگر بے جا عقیدت کی بنا ر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی کی بجائے خدا کا بیٹا اور خدا قرار دے لیا۔ تو جماعتِ احمدیہ نے مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک محض ان کی اور ان کے چند ہم خیالوں کی ضِد میں آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد کی بجائے نبی بنا لیا ؛

مولوی صاحب نے یہ الزام بارہا بیان کیا۔ بڑے زور شور سے بیان کیا اور اس لئے بیان کیا۔ کہ غیر احمدیوں کی خوشنودی اور ان سے مالی منفعت حاصل کرنے کی خاطر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر کا جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور آپ کی صریح تحریرات کو رد کر دینے کا جو عبرتناک مشغلہ اختیار کئے ہُوئے ہیں۔ اس پر یہ نقاب پڑا رہے۔ کہ غلو سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس میں مولوی صاحب اور ان کے بعض ساتھی بعض اوقات تو حد انتہا سے بھی آگے گزر گئے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہایت ہی بھونڈے نہایت ہی مکروہ اور نہایت ہی بدتہذیبی کے ساتھ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اور یہی بات یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر غلو کا جو الزام مولوی صاحب کی طرف سے لگایا جاتا ہے۔ وُہ سراسر غلط۔ اور بے بنیاد ہے۔ علاوہ ازیں ہمارا دعوےٰ ہے کہ جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کرنے سے قبل مولوی صاحب اپنی تحریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصب اور درجہ کا ذکر جن الفاظ میں کر چکے ہیں۔ ان میں ہم نے ایک نقطہ کا بھی اضافہ نہیں کیا۔ مگر مولوی صاحب اب ان کو زبان یا قلم پر لانا موت کے مونہہ میں جانا سمجھتے ہیں۔ پھر غلو کا الزام وُہ ہم پر کس مونہہ سے لگا سکتے ہیں ؛

بہر حال مولوی صاحب جہاں بغیر کسی وجہ اور ثبوت کے جماعت احمدیہ پر غلو کا الزام لگاتے ہُوئے نہیں شرماتے وہاں اس بات پر بھی بڑے فخر اور ناز کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے چند ساتھیوں کو غلو کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیا ہے۔ لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عرصہ تک نبی۔ رسُول۔ اور نبی آخر الزمان لکھتا ہوا نہیں تھکتا تھا۔ اب صرف "مجدد" کہتا۔ اور "حضرت صاحب" یا "حضرت مرزا صاحب" یا صرف "مرزا صاحب" کے الفاظ سے پکارنا اس لئے ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اسے غلو کے جراثیم نہ چمٹ جائیں۔ وُہ اپنے متعلق اپنے ذاتی ملازموں سے ایسی ایسی باتیں کہلا رہا۔ اور ان کی اشاعت کرا رہا ہے۔ جو ٹاٹ میں مخمل کا پیوند لگوانے کے مترادف ہیں ؛

مولوی محمد علی صاحب کا اپنا بیان یہ ہے۔ کہ ان کو "قوم کی راہ نمائی کے لئے امیر مقرر کیا گیا" اور اسی قسم کا امیر مقرر کیا گیا۔ جس کے متعلق رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حکم ہے کہ "دو آدمی بھی ہوں۔ تو ایک کو امیر بنا لو" مگر کچھ دنوں سے ان کی امارت کو بالکل نئی شکل دی جا رہی ہے۔ اور وُہ اس کے سرور میں کچھ ایسے مگن ہو رہے ہیں۔ کہ ہزار بار بلاؤ۔ بات تک نہیں کرتے۔ "پیغام صلح" نے باوجود اس کے کہ افلاس دماغ کی وجہ سے اسے ایک ایک لفظ "الفضل" سے نقل کرنا پڑا ہے۔ اب مسلسل مولوی صاحب کو "سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ" لکھنا شروع کر رکھا ہے۔ مگر ہمارے متواتر دریافت کرنے پر نہ تو وُہ خود بتاتا ہے۔ اور نہ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "امیرِ قوم" سے غلو کر کے "امیر المومنین" کہلانے کے کیا وجوہات ہیں۔ اور یہ مرتبہ انہیں کیونکر حاصل ہُوا ہے کیا اس لئے کہ انہوں نے کچھ ہی عرصہ قبل اپنی قوم کو یہ نوٹس دے دیا تھا۔ کہ "ایسی امارت بڑا مشکل کام ہے۔ کوئی کر کے دیکھ لے۔ مجھے تو ۲۳۔ سال یہ کام کرتے ہو گئے۔ اور میں اس کی مشکلات کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں"

چونکہ "قوم" کو اس اسامی کے لئے اور کوئی امیدوار میسر نہ آسکا۔ اس لئے اس نے اسی طرح جس طرح کوئی فرم اپنے کسی کارندے کو فارغ نہیں کرنا چاہتی اور کسی نہ کسی رنگ میں اس کے آنسو پونچھ کر کام کرنے پر آمادہ کر لیتی ہے۔ مولوی صاحب کے عہدہ میں ترقی کر کے انہیں "امیر قوم" کی بجائے "امیر المومنین" بنا دیا ؛

یہ صورت ہو۔ یا کوئی اور۔ بہر حال یہ تو ضروری ہے۔ کہ اس تغیر منصب سے کم از کم ان لوگوں کو تو مطلع کر دیا جائے۔ جن پر غلو میں مبتلا ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اتنا بڑا غلو اختیار کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی اور کیونکر آن کی آن میں یہ غلو جائز ہو گیا ؛

صاف ظاہر ہے۔ کہ "امیر قوم" اور "امیر المومنین" کے مفہوم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ "امیر المومنین" اسلام کی ایک نہایت شاندار اصطلاح ہے۔ اور "امیر قوم" صرف غیر مبایعین کا ایجاد کردہ ڈھونگ۔ اب جبکہ اس ڈھونگ کی بجائے اسلامی اصطلاح اختیار کی جا رہی ہے۔ تو اس کی کوئی معقول وجہ بھی بتانی چاہیئے۔ یا پھر اقرار کر لینا چاہیئے۔ کہ یہ غلو کی راہ اختیار کی گئی ہے ؛

پھر مولوی صاحب یہ بھی فرما چکے ہیں۔ کہ :-

"ہماری قادیان سے علیحدگی اختیار کرنے کی وجہ صرف ایک تھی۔ اور وُہ یہ تھی۔ کہ قادیان میں کلمہ گوؤں کی تکفیر ہونے لگی تھی"

بجا۔ مگر یہ بھی تو فرمایئے۔ اب پیغام بلڈنگس سے کدھر رُخ کرنے کا ارادہ ہے۔ جبکہ وہاں آپ کو "امیر المومنین" بنا کر ان تمام کلمہ گوؤں کی تکفیر ہونے لگی ہے۔ جو آپ کو اپنا امیر نہیں سمجھتے۔ بلکہ بالفاظ "پیغام صلح" یہ کہتے ہیں۔ کہ "جماعت لاہور کا دو رویہ مسلک اگر منافقت اور مداہنت پر مبنی نہیں۔ تو کم از کم مجموعہ تضاد ضرور ہے۔ اور اس لئے عقل و فہم سے بالا تر ہے"

اس قسم کی الجھنوں کو سلجھانا مولوی صاحب کا اولین فرض ہے لیکن بار بار توجہ دلانے کے باوجود انہوں نے بالکل خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور اس طرح الجھن زیادہ سے زیادہ پیچیدگی اختیار کرتی جا رہی ہے۔

تعویذ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور عمل

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

۱۶ اپریل ۱۹۳۷ء کو صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہلیہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت نواب محمد علی خان صاحب کو درد زہ کی تکلیف شروع ہوئی۔ اور بڑھتے بڑھتے ایسی صورت اختیار کر گئی۔ کہ باوجود قادیان میں لائق سے لائق ڈاکٹروں کی موجودگی کے بٹالہ سے ایک لیڈی ڈاکٹر منگوائی گئی۔ مگر تکلیف میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اور مریضہ کی حالت خطرناک ہو گئی تب راتوں رات امرتسر سے دو قابل لیڈی ڈاکٹر طلب کی گئیں۔ جو رات کے ایک بجے پہونچیں۔ اور پہونچتے ہی انہوں نے طبی تدابیر شروع کیں مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی یہاں تک کہ ۱۷ اپریل کو دن کے ایک بجے قریباً مایوسی کی حالت ہو گئی۔ اور لیڈی ڈاکٹر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کی۔ کہ اب سوائے اپریشن کے اور کوئی صورت نہیں۔ اس وقت نہائت سراسیمگی کا عالم تھا۔ ہم سب نہائت گھبرائے ہوئے پاس کے کمرے میں بیٹھے تھے۔ اور بظاہر سلامتی کی کوئی صورت معلوم نہ ہوتی تھی۔ کہ عین اس حالت میں قادیان کے ایک مخلص دوست نے ایک تعویذ لکھ کر جس میں کوئی شرکیہ الفاظ نہ تھے۔ بلکہ صرف قرآن مجید کی آئت درج تھی۔ یہ کہہ کر کہ یہ تعویذ نہائت مجرب ہے اپنی اہلیہ کے ہاتھ بھیجا۔ اور اصرار کے ساتھ کہلا بھیجا۔ کہ اسے مریضہ کے بازو سے باندھ دیا جائے۔ لانے والی مخلصہ نے بغیر اطلاع کے وہ تعویذ مریضہ کے بازو سے باندھ دیا۔ لیکن باندھنے کے معاً بعد کسی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اطلاع دی۔ کہ مریضہ کے بازو پر تعویذ باندھا گیا ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ دوڑتے ہوئے مریضہ کے کمرہ کی طرف گئے۔ اور زور سے کہا۔ کہ فوراً یہ تعویذ توڑ کر جدا کر دو۔ اور آپ نے بڑے غصہ کا اظہار کیا۔ کہ ہمارے ہاں ایسی واہیات اور مشرکانہ باتیں شروع کرنے لگے ہو۔ حضور کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ اور حضور وہ تعویذ لے کر پاس والے کمرہ میں آئے۔ اور مجھے وہ تعویذ پکڑا دیا۔ کہ دیکھو اس میں کیا لکھا ہے۔ کھولکر دیکھا تو اس میں والسماء والطارق وما ادراك ما الطارق النجم الثاقب ان کل نفس لما علیہا حافظ کے علاوہ اسقاطِ حمل سے بچنے کی دعا تھی۔ ہم نے وہ تعویذ پڑھا اور حضور نے تعویذ لکھنے اور باندھنے وغیرہ سے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد وہ تعویذ میں نے حضور کے سامنے پرزہ پرزہ کر دیا۔ اور چونکہ اس میں قرآن مجید کی آئت لکھی ہوئی تھی۔ اس لئے کاغذ کے ٹکڑے جلا دیئے۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایسے وقت جبکہ مریضہ کی حالت خطرناک ہو چکی تھی۔ اور سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ ایسی مایوسی کی حالت میں محض توحید کے قیام کے لئے تعویذ کی بدعت سنتے ہی بے اختیار ہو کر دوڑے۔ اور فرمایا کہ جلدی کرو۔ اور سب سے پہلے اس تعویذ کو توڑ دو۔ حالانکہ ایسے وقت انسان گھبرا کر ضعیف سے ضعیف احتمال بھی استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ تعویذ کا طریق شرع سے ثابت نہیں۔ اور محض ایک بدعت ہے جو حضور علیہ السلام کے بعد مسلمانوں میں پھیل گئی۔ اسی لئے حضور نے سخت ناپسندیدگی اور غصہ کا اظہار فرمایا۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے احمدی احباب کو بہت احتیاط سے قدم رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم قرن اول کے لوگ ہیں۔ اگر ہم میں خلافِ شرع رسمیں پھیل گئیں۔ تو بعد والے لوگ ان کو سند پکڑ کر گمراہ ہو جائینگے اور ان کے گناہ کا وبال بھی ہم پر ہوگا۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ تعویذ کے توڑنے کے آدھ گھنٹہ بعد خلافِ امید بغیر اپریشن کے بچہ صحیح وسلامت پیدا ہو گیا۔ حتے کہ یورپین لیڈی ڈاکٹر بھی بچہ کی پیدائش کو غیر معمولی قرار دیتی تھی۔ اور وہ بھی سخت تعجب کا اظہار کرتی تھی۔ کہ بغیر اپریشن کے بچہ پیدا ہو گیا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ موحدانہ جوش پسند آ گیا ہو۔ اور اس کی ذات پاک نے اپنی توحید کی غیرت دیکھ کر مریضہ پر رحم کیا ہو۔ وما ذالك علی اللہ بعزیز۔

تعجب پر تعجب یہ ہے۔ کہ اس واقعہ سے ایک ہفتہ پیشتر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں قادیان کے ایک بزرگ کا ذکر ہوا۔ کہ وہ چوتھے بخار کا نیز بعض اور بیماریوں کا تعویذ لکھ کر دیتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ میں تو اشارۃً کنایۃً کئی دفعہ ان کو اس سے منع کر چکا ہوں۔ شائد وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں صراحت سے ان کو روکوں۔ اس روائت کے لکھنے سے میرا منشاء یہ ہے۔ کہ احمدی احباب میں سے جو صاحب تعویذ لکھتے ہوں۔ یا تعویذ لینے کے متمنی ہوں۔ وہ میرے اس مضمون کے بعد قطعاً ان امور سے پرہیز کریں اور خطرناک سے خطرناک موقعوں پر سوائے دعا۔ نماز۔ صدقہ خیرات کے اور کوئی بدعتی طریق اختیار نہ کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس شاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک یہ تجویز تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح۔ شادی ولیمہ کے موقعہ پر کوئی امتحان پاس کرنے پر۔ بچوں کی ولادت پر یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے ؛

اس غرض سے مرکز میں ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کو مقرر کیا گیا ہے۔ اور جو کامیابی ان کو نہائت قلیل عرصہ میں حاصل ہوئی ہے۔ وہ بہت خوشکن ہے۔ لہذا ایک طرف تو اطلاع عام کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کام کے لئے ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب قادیان میں متعین ہیں۔ اور دوسری طرف عہدہ داران جماعت ہائے بیرونی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی اور شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو ماہواری چندہ کے ساتھ مرکز میں روانہ فرمایا کریں ؛

اگر اس کام کے لئے چندوں کے محصل کے علاوہ اور کوئی موزوں دوست متعین ہوں۔ تو غالباً یہ زیادہ مفید ہوگا ؛

ناظر بیت المال قادیان

احمدی نوجوانوں سے دردمندانہ گزارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ حکومت روس نے اپنے ملک کے نوجوانوں میں مذہب کے متعلق جذبۂ منافرت کو بڑھانے کے لئے ایک تجویز یہ کی ہے۔ کہ مختلف بانیانِ مذاہب کے مجسمے بنا کر نوجوانوں کو ان پر چاند ماری کی مشق کرائی جائے۔ اور جن بانیانِ مذاہب کا نام لیا گیا ہے۔ ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی بھی ہے ؛

(انقلاب ۱۷- اپریل ۳۷ء)

اس خبر کے متعلق احتجاج کے رنگ میں میرے لئے کچھ کہنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ ذمہ وار اصحاب کا کام ہے۔ کہ وہ کسی مؤثر طریق سے احتجاج کر کے حکومتِ روس کو اس بدترین فعل سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

مجھے صرف احمدی نوجوانوں سے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبعوث ہونے کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس سید المعصومین جامع الکمالات کے ساتھ جو دُنیا میں بے ادبی کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اسے مٹا کر دُنیا کی نظر میں آپ کی عظمت قائم کی جائے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی یہ غرض پوری ہو چکی؟ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آج وہ گندے اور کمینہ حملے نہیں کئے جاتے جو پہلے کئے جاتے تھے؟ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یورپ کا ایک بہت بڑا حصہ جو پہلے آپ کی عظمت کا قائل نہ تھا۔ اب قائل ہو رہا ہے۔ مگر میں عرض کرونگا کہ جبکہ ایک ملک کا ملک، یا اس کا کثیر حصہ اس قسم کے افعال کا مرتکب ہو رہا ہو۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے تو کیا ہم تسلی پا سکتے ہیں؟ اور کیا ہمیں اس قسم کے حادثاتِ عظیمہ دیکھ کر اپنی غفلتوں سے بیدار نہیں ہونا چاہیئے؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا میں تشریف لائے۔ صحابہ نے آپ کی باتوں کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔ اور سُنکر ان پر دیوانہ وار عمل کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تئیس ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں ایک دُنیا کی کایا پلٹ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اور ہم نے ساری دُنیا کو نئے سرے سے تعمیر کرنا ہے۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کئی بار فرما چکے ہیں۔ کہ جو لوگ فارغ بیٹھے ہیں۔ وہ دُنیوی گورنمنٹ کی ملازمتیں تلاش کرنے کی بجائے آسمانی گورنمنٹ کی ملازمت تلاش کریں۔ یعنی خدمتِ دین کے لئے کمرِ ہمت باندھ کر نکل کھڑے ہوں۔ مگر اس کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں کی جاتی ؛

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے جب خدا تعالےٰ اور اس کے نبی کے فرمان کے مطابق قربانی کرنے سے انکار کیا۔ تو باوجود خدائی وعدوں کے وہ چالیس سال تک جنگلوں اور بیابانوں میں بھٹکتی پھری۔ اور جب تک وہ ساری کی ساری نسل سوائے دو آدمیوں کے تباہ نہ ہو گئی۔ وہ اس مقدس سرزمین میں داخل نہ ہو سکی۔ جس کا اس کو وعدہ دیا گیا تھا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ نوجوان اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے وطن چھوڑ کر غیر ملکوں میں نکل جائیں۔ کیا اس پر بتمامہ عمل ہو چکا؟ کیا ابھی سینکڑوں نوجوان ایسے نظر نہیں آتے۔ جن کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمان پر لبیک کہنا چاہیئے تھا۔ مگر وہ ابھی تک تذبذب اور تامل میں ہیں۔ کیا ابھی سینکڑوں والدین ایسے نہیں۔ جنہیں اپنے بچوں کو خدا کی راہ میں پیش کر دینا چاہیئے۔ مگر ابھی وہ ان کو اپنے سینوں سے لگائے بیٹھے ہیں۔ غور تو فرمایئے۔ اگر ہماری یہی حالت رہی۔ اور ہم غیر ملکوں میں تبلیغ کے لئے جانے سے یوں ہچکچاتے رہے تو وہاں کیونکر خدا کا نام پہونچے گا ؛

اس میں شک نہیں۔ کہ ہم میں سے کئی نوجوانوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور خدا تعالےٰ کی رحمت نے انہیں قبول بھی کر لیا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر احمدی نوجوان جو اس وقت کسی اور کام پر متعین نہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کر دے۔ بشیر۔ جالندھری۔

دو سبق آموز نظارے

میں مونگھیر جاتے ہوئے امرتسر ریلوے سٹیشن پر چند گھنٹے گاڑی کے انتظار میں ٹھہرا۔ اس عرصۂ انتظار میں مجھے حسب ذیل دو سبق آموز نظارے دیکھنے کا موقع ملا

۱

شمال مغربی سرحد پر ان دنوں شورش جاری ہے۔ حکومتِ ہند ابھی تک اسے دبانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ قبائلی ہنگامہ خیزی کی تہہ میں خواہ کیسے ہی جذبات کام کر رہے ہوں۔ اور اس کا نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حکومتِ ہند کی افواج میں غیر معمولی نقل و حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ امرتسر سٹیشن پر میں نے فوجیوں کی ایک مخصوص غیر معمولی گاڑی کو دیکھا۔ جس میں انبالہ سے فوجی راولپنڈی جا رہے تھے۔ کیونکہ راولپنڈی کی افواج آگے منتقل ہو چکی ہیں۔ فوجیوں کے نظام اور سادہ زندگی کے علاوہ جس چیز نے میرے دل پر سب سے زیادہ اثر کیا۔ وہ یہ تھی۔ کہ ہندوستان کے یہ نونہال سرحد کی حفاظت اور اس کے علاقہ میں امنِ عامہ کے قیام کے لئے اپنی قیمتی جانیں بخوشی پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ حکومت ان کی تربیت اور آسائش کے لئے لاکھوں روپیہ اسی لئے خرچ کرتی ہے۔ اور اگر یہ لوگ آج پس و پیش کریں۔ تو یقیناً حکومت کی نظر میں قابلِ سزا ٹھہریں۔ میں نے کہا۔ آسمان و زمین کے خالق اور بادشاہوں کے بادشاہ نے ہم لوگوں کو اپنے دین کی خدمت کے لئے بطور سپاہی چُن لیا ہے۔ اور اس پاک مذہب کی اشاعت میں شریک ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ کتنا بڑا کام ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور کتنی سرحدیں ہیں۔ جن کی حفاظت ہمارے سپرد ہے۔ پھر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔ جو مولیٰ پاک نے ہمیں بخشی ہیں۔ اس تصوّر سے چند لمحہ کے لئے میں محوِ حیرت ہو گیا۔ اور میرا طائرِ خیال ان نعمتوں کی کنہ تک پہونچنے۔ اور ان کے شمار سے عاجز تھا۔ میرا دل ان ذمہ واریوں کے تصوّر سے لرز گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے انتخاب کے خیال سے گونہ مسرت بھی حاصل ہو رہی تھی۔ کیونکہ درحقیقت یہ اہم کام تو وہ خود ہی سرانجام دے گا۔ ہمیں تو اس نے اپنی قدرت نمائی کا ذریعہ بنایا ہے۔ احمدی سلسلہ کا ہر نوجوان دین کا سپاہی ہے۔ احمدیت کے جھنڈا کو بلند کرنا اور دُنیا کو اس کے سایہ تلے لانا اس کا کام ہے۔ اس کے خدا نے اُسے اسی دن کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے ماں باپ نے اسی نیت سے اُسے پالا ہے۔ اس کے اساتذہ نے اسی مقصد کی خاطر اسے پڑھایا ہے۔ یہ جنگ شیطان سے آخری جنگ ہے۔ اس میں لشکرِ حق کی بہت سی جانیں کام آئیں گی۔ مگر آخر صداقت کامیاب ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر
کو
الوداعی ایڈریس

میاں عطاء اللہ صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی پلیڈر نواں شہر نے حال میں جب ڈسٹرکٹ آگنسنر مقرر ہونے پر اس مقام کو چھوڑا۔ تو اس علاقہ کے احمدی احباب نے اُن کو ایک ایڈریس دیا۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خاکسار حاجی غلام احمد از کریام

ایڈریس

اخینا ہم ممبران جماعت احمدیہ آپ کی نواں شہر سے روانگی پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے اس جگہ جمع ہوئے ہیں۔ جو خوشی اور غم دونوں اپنے اندر رکھتے ہیں۔ خوشی اس لئے کہ آپ نے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ ستودہ کا اس جگہ اپنے ہفت سالہ قیام میں ایسا اعلےٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ جس کی یاد ہمارے دلوں سے قطعاً محو نہیں ہو سکتی ہمارے لئے یہ بات ہمیشہ خوشی اور مسرت کا موجب رہی ہے۔ کہ آپ نے اپنے کام کو پوری دیانت داری سے کیا۔ اور اپنے آپ کو قابل اور نکتہ رس وکیل ثابت کیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں خدا کے فضل سے قابل ترین وکلاء میں آپ کا نام شمار ہونے لگا۔

اے ہمارے محترم بھائی آپ کا احمدیت سے ہم نے عاشقانہ تعلق دیکھا سلسلہ کی بہبودی کے لئے آپ کو ہمیشہ پورے اخلاص اور صدق سے کوشاں پایا۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے آپ کے پائے استقلال کو کوئی چیز جنبش نہ دے سکی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کے لئے انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ نے تبلیغ کے لئے ایسا نمونہ پیش کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تبلیغ کے شائق نوجوانوں کی صفِ اول میں قرار دیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

علاوہ تبلیغ کی سچی تڑپ رکھنے کے آپ کو اللہ تعالےٰ نے علمی قابلیت قوتِ بیان اور اعلےٰ درجہ کی طرزِ گفتگو عطا کی ہے۔ آپ کو ہم نے جماعت کے ہر فرد سے نہائت پیار اور محبت کرنے والا پایا۔ ہر بھائی جس کو آپ نے کسی تکلیف میں دیکھا یا سنا۔ اس کے لئے ہمدردی کا صحیح نمونہ پیش کیا۔

اخینا جماعت کے افراد کے باہمی تنازعات کو نپٹانے میں آپ کی مساعی جمیلہ کا خاص طور پر دخل رہا ہے۔ اور اس کے لئے مرکز سے آپ کو ارشاد ہوتا رہا۔ اور آپ جلد سے جلد تعمیل فرماتے رہے۔ جس کے لئے جماعت آپ کی بہت ہی ممنون ہے۔

اخینا آپ کے اوصافِ حمیدہ میں سے یہ خلق بھی کم اہمیت نہیں رکھتا کہ آپ اعلےٰ درجہ کے مہمان نواز ہیں ہر مہمان کو بلا تفریق آپ نے دل میں جگہ دی اور آنکھوں پر بٹھایا۔

اخینا ہم نے دیکھا کہ آپ کو مستجاب الدعوات بزرگوں سے خاص محبت رہی ہے۔ آپ ایسے بزرگوں کی ٹوہ میں لگے رہے ہیں۔ جن کی کہ دعائیں بکثرت قبول ہوتی ہیں۔

اخینا اس قدر تعلقات تقاضا کرتے ہیں۔ کہ ہم آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کریں۔ سو ہم آپ کو وداع کرتے ہوئے صدق دل سے دعا کا تحفہ جو انبیاء کی جماعتوں کو ورثہ میں ملا ہے پیش کرتے ہیں۔ ہم آپ کے لئے قلبِ صمیم سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کے اخلاق آپ کی جان و مال۔ اہل و عیال کو اللہ تعالےٰ بہت بہت ترقیات عطا کرے۔ آپ بھی ہمیں اپنی خاص دعاؤں سے یاد فرماتے رہیں۔

جواب

محترم برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جذبات کے ہیجان کی وجہ سے میں کچھ کہنے کے قابل نہیں ہوں۔ صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ستاری کی کوئی حد نہیں۔ مجھے کئی دفعہ خیال آتا ہے۔ کہ اگر میری خطا کاریاں پھنسیوں یا پھوڑوں کی شکل میں جسم پر ظاہر ہوں۔ تو شائد کوڑھی بھی مجھ سے زیادہ قابلِ نفرت نہ ہوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کتنا ستار اور کتنا رحیم ہے۔ کہ وہ پردہ پوشی کرتا چلا جاتا ہے۔

میں جب اپنے اوپر نگاہ ڈالتا ہوں تو کسی کسر نفسی کی بناء پر نہیں۔ بلکہ حقیقتاً اپنے آپ میں عیب ہی عیب اور خطا ہی خطا پاتا ہوں۔ آپ لوگوں کی نیک نفسی اور پاک حسی کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ نے میری معمولی خدمات کو نوازا ہے میں اپنے ہم پیشہ بھائیوں کا نہائت ہی ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے میرے ساتھ بالکل بھائیوں کا سا سلوک کیا۔ مجھے وہ الفاظ نہیں مل سکتے۔ جن سے آپ کا شکریہ ادا کر سکوں۔

دعا واقعی سب سے بڑا تحفہ ہے جو کسی کو دیا جا سکتا ہے۔ میری عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے بھائی آئندہ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنے بھائیوں کے احسانات کا بدلہ دعا کی صورت میں دے سکوں۔ اور ایسے عمل کی توفیق دے۔ جو آپ کے احسانات کی جزا بن سکے۔

بقیہ صفحہ ۵

اور حق کا بول بالا ہوگا۔ سچ مچ میں نے فوجیوں کی سرگرمی ان کی مستعدی کو دیکھ کر اپنے دل میں سخت شرمندگی محسوس کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی رضا کی خاطر پوری تندہی۔ ہمت اور اخلاص سے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہماری زندگی کا آخری سانس تک اسی راہ میں خرچ ہو۔ آمین

۲

اسی اثناء میں فرنٹیر میل پر ایک ہندو تاجر کو سوار کرانے کے لئے لوگوں کا اژدہام ہو گیا۔ اس کے احباب اسے حلقہ میں لئے ہوئے پھولوں کے ہار اس کے گلے میں پہنا رہے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ تاجر تجارتی اغراض کے ماتحت جاپان جا رہا ہے۔ جاپان کا نام سنتے ہی میرے دل میں ایک گدگدی اٹھی۔ اور مجھے ۹ جنوری کی وہ رات یاد آگئی۔ جبکہ میں اپنے عزیز بھائی مولوی عبدالغفور صاحب جالندہری کو جاپان میں تبلیغ اسلام کی خاطر روانہ ہونے پر امرتسر سٹیشن پر الوداع کہہ رہا تھا۔ یقیناً اس رات اس قدر چہل پہل نہ تھی۔ مگر دونوں کے مقاصد میں کتنا بڑا فرق ہے؟ زمین و آسمان کا فرق! یہ تاجر ساز و سامان کے ساتھ فانی دنیا کے حصول کیلئے مشرق اقصےٰ میں جا رہا ہے۔ اور احمدی مبلغ بے سروسامانی کی حالت میں خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے جا چکا ہے۔ میں نے کہا جس قدر مطمح نظر بلند ہو۔ اسی قدر قربانی اور ایثار کی ضرورت ہے۔ اسی قدر ہمت اور استقلال سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ امر واقع تو یہ ہے کہ اس منظر کو دیکھ کر میرا دل رقت سے بھر گیا۔ اور میری روح آستانۂ احدیت پر گر کر ان تمام مجاہدین کے لئے دعا میں مشغول ہو گئی۔ جو محض اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی خاطر عزیز و اقارب اور اپنے وطنوں سے دور ہیں۔ اور مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے احمدیت کی اشاعت میں منہمک۔ خدا تعالےٰ ان تمام کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ ہاں میں نے یہ بھی کہا۔ کہ جب لوگ دنیا کے کمانے کے لئے دور دراز تک جانا پسند کرتے ہیں۔ تو ہم کس قدر دون ہمت ہوں گے۔ اگر دین حنیف کی

108

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

کپاس کی کامیاب کاشت

(از چودھری محمد حسین صاحب)

یہ درست ہے۔ کہ زمین میں یونہی کوئی بیج بکھیر دینے سے پانی اور گرمی کی موجودگی میں پودا بڑھ کر کچھ پھل پھول لائے گا۔ لیکن اس طرح خاطر خواہ فائدہ کی امید رکھنا فضول ہے۔ زمین کی قدرتی قوت پیدائش اور جو بیج ہاتھ آئے اس سے حسب خواہش پیداوار حاصل کرنے اور عمدہ تخم۔ اچھی زمین۔ مناسب آبپاشی اور پوری نگہداشت کے بغیر تسلی بخش فائدہ کی توقع رکھنا خوش اعتقادی کا نمایاں پہلو ہو تو ہو۔ دور اندیشی اور عقلمندی سے یقیناً کوسوں دور ہے

موزون زمین

صوبہ پنجاب کی زمین اور آب وہوا روئی پیدا کرنے کے لئے نہایت موزون ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم لکیر کے فقیر نہ بنے رہیں۔ بلکہ ترقی یافتہ طریقوں پر عمل کریں جس زمین میں پانی ٹھہرا رہے۔ اس میں کپاس اچھی نہیں اگتی۔ لیکن یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ آبپاشی کے لئے پانی کی بہم رسانی کا مکمل انتظام ہو۔ پنجابی ضرب المثل ہے۔

زمین اوہ رانی۔ جدے سرتے پانی

وہ زمین جس میں ریت ملی ہوئی ہو۔ کپاس کے لئے سب سے اچھی ہے تخم ریزی سے پہلے زمین کو خوب اچھی طرح تیار کرنا چاہیئے۔

تخم ریزی

اب تک تو امریکن کپاس نمبر ۲۸۹ بہترین قسم کی سمجھی جاتی تھی۔ لیکن حال ہی میں لائل پور میں ایک نئی قسم ایجاد کی گئی ہے جو نمبر ۴۳۔ ایف امریکن کپاس ہے۔ پچھلے سال زمینداروں نے پہلی دفعہ ۶ ہزار ایکڑ پر اس کپاس کی کاشت کر کے تسلی بخش پیداوار حاصل کی۔ دیسی کپاس کی نئی قسم جو بلی کپاس نہایت اعلےٰ ثابت ہوئی ہے۔ محکمہ زراعت نے ایک لمبے عرصے کے وسیع تجربات کی بنا ء پر یہ نتیجہ حاصل کیا ہے۔ کہ کپاس بونے کا بہترین وقت مئی اور جون ہے پہلا پانی تین، چار ہفتوں سے زیادہ عرصہ تک نہیں روکنا چاہیئے۔ اور وسط اکتوبر کے بعد کپاس کے کھیتوں کو آب پاشی کی ضرورت نہیں رہتی۔ پنجاب میں کپاس بونے کے لئے اسی ضرب المثل پر عمل ہونا چاہیئے۔

جیٹھ کپاس گڈیوے ہاڑ مکئی سوار
بھادوں ماہیہ تے مونگ ساون تل جوار

یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ بیج اعلیٰ خالص اور صاف ستھرا ہو۔

جنوں ستھرا بیج ہتھ آوے
اوہ خوشیاں کیوں نہ مناوے

گوڈی

لائنوں میں کاشت شدہ کپاس میں ہل وغیرہ کے ذریعہ گوڈی بآسانی دی جاسکتی ہے۔ اور گوڈی کرنے کے فوائد اظہر من الشمس ہیں۔ گوڈی تین دفعہ کرنا بہت مفید ہے۔ پہلی گوڈی دو پتی کپاس میں دینی چاہیئے۔ اور چار پتے ہونے تک ختم کر دینی چاہیئے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل ضرب الامثال سے ظاہر ہے۔

کیا جگے گی کپتی ! بیں کھو دی نہیں دو پتی
تاں چگن کیوں آئی کپتی کپاہ نہیں گوڈی چوپتی

آب پاشی

جہاں تک ہو سکے پہلا پانی روک کر دینا چاہیئے لیکن تین چار ہفتہ سے زیادہ نہیں روکنا چاہیئے۔ قاعدہ یہ ہونا چاہیئے کہ پھول نکلنے سے پہلے پانی کم کر دیا جائے اور پھول نکلنے کے بعد جب تک ٹینڈے لگ رہے ہوں۔ پانی بکثرت دیا جائے اس دوران میں پانی دینے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

جو شخص اچھی زمین اور موزون وسائل آبپاشی کے ہوتے ہوئے اچھی اور عمدہ کپاس پیدا نہیں کرتا۔ وہ اس اناڑی مصور کی طرح ہے۔ جو اپنے اناڑی پن کی وجہ سے نہایت ادنیٰ درجہ کی خراب تصویریں بناتا ہے۔ حالانکہ اسکے پاس مصالحہ بہت اچھا ہوتا ہے۔

پنجاب میں فصل گندم کا تازہ تخمینہ بابت سال ۳۷-۱۹۳۶ء

۳۵-۱۹۳۴ء سے پہلے پانسال کے اندر پنجاب میں اوسطاً جس قدر رقبہ میں گندم کی کاشت کی گئی۔ وہ برطانوی ہند میں مجموعی رقبہ زیر کاشت گندم کا قریباً ۲۷٫۵ فی صدی تھا۔ پانسال مختتمہ ۳۵-۱۹۳۴ء کے دوران میں برطانوی ہند اور پنجاب کے کل رقبہ زیر کاشت گندم سے آبپاشی رقبہ زیر کاشت گندم کا تناسب اوسطاً علی الترتیب ۴۱٫۳ اور ۵۵٫۶ فی صدی تھا۔

بعض اضلاع کے چند حصوں میں ہلکی بارش سے قطع نظر جنوری ۱۹۳۶ء میں موسم خشک رہا۔ فروری میں بارش معمول سے زیادہ تھی۔ مارچ میں بارش سودمند ثابت ہوئی بعض اضلاع کے چند حصوں میں اولوں سے فصل کو کافی نقصان پہنچا بعض حصوں میں کانگی اور تیلا کے حملہ کی اطلاع ملی ہے۔

برطانوی اضلاع میں رقبہ زیر کاشت گندم اب بروئے اطلاع ۹۶۹۴۵۰۰ ایکڑ ہے یعنی دوسرے تخمینہ سے بقدر ۶۵۲۰۰ ایکڑ زیادہ اور گذشتہ سال کے اصل رقبہ سے بقدر ۲ فیصدی زیادہ ہے۔ یہ ایزادی سازگار موسمی حالات اور تخم ریزی کے وقت نہروں کے بافراط پانی کی وجہ سے ہوئی ہے بموسم رواں یعنی ۳۷-۱۹۳۶ء میں گندم کا رقبہ زیر کاشت ۹۶۹۴۵۰۰ ایکڑ ہے جس میں سے ۵۶۲۶۳۰۰ ایکڑ آبپاش اور ۴۰۶۸۲۰۰ ایکڑ غیر آبپاش ہے ۳۶-۱۹۳۵ء میں اس کے بالمقابل کل رقبہ زیر کاشت ۹۳۰۰۱۰۰ ایکڑ تھا جس میں سے ۵۱۹۰۱۰۰ ایکڑ آبپاش اور ۴۱۱۰۰۰۰ ایکڑ غیر آبپاش تھا۔

امید ہے۔ کہ آبپاش رقبہ جات میں پیداوار اوسط سے فوق الاوسط اور غیر آبپاش رقبہ جات میں تحت الاوسط سے اوسط درجہ کی ہوگی۔ برطانوی اضلاع میں پیداوار کا تخمینہ ۳۵۰۲۵۰۰ ٹن ہے۔ یعنی گذشتہ سال سے بقدر ۱۵۔ فیصدی زیادہ ہے۔

ہندوستانی ریاستوں میں رقبہ زیر کاشت اب تخمیناً ۱۳۱۴۷۰۰۔ ایکڑ ہے۔ سال گذشتہ کے ۱۴۱۰۸۰۰۔ ایکڑ رقبہ کے مقابلہ میں گویا ۷ فی صدی کم۔ تخمینی پیداوار ۴۲۱۰۰۰ ٹن ہے یا گذشتہ سال سے بقدر ۵ فیصدی کم۔ یہ تخمینہ ان اطلاعات پر مبنی ہے جو ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء تک موصول ہوئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایک نفع مند کام

میں صدر انجمن احمدیہ کی منظوری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پسندیدگی کے بعد یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ محلہ دارالانوار میں جو زمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کوٹھی کے سامنے ہے۔ اور جو صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ اس پر گیسٹ ہاؤس تعمیر کی جائے۔ اگر کوئی صاحب پانچ ہزار روپیہ لاگت لگا کر صدر انجمن احمدیہ کے نقشہ کے مطابق اس پر عمارت کھڑی کر دیں گے۔ تو ان کی رقم کی واپسی تک اس عمارت کا کرایہ ملتا رہیگا۔ یعنی وہ عمارت روپیہ لگانے والے صاحب کے پاس گرو رہے گی۔ اور جتنک صدر انجمن احمدیہ اس عمارت کو فک نہ کرالے گی۔ اسکا کرایہ ادا کرتی رہیگی۔ یہ کاروبار نہایت مفید اور انشاء اللہ معاملہ کرنے والے کیلئے بابرکت ہوگا۔ کرایہ کا اندازہ ایسے مکان کیلئے جس پر پانچہزار لاگت آوے ۵۰ روپیہ ماہوار تک ہے۔ بہرحال تفصیل شرائط خط وکتابت سے طے ہو سکتے ہیں۔ امید ہے کہ پانچ ہزار روپیہ تک اس کام پر لگانے والے دوست بواپسی مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ انکے نام معہ شرائط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کر کے اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے

ناظر ضیافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں

چندہ تحریک جدید سال سوم جلد ادا کرنے والے مخلصین

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے چندہ تحریک جدید کے متعلق جو اعلان اخبار میں متواتر شائع ہو رہا ہے اس کی غرض یہ ہے کہ تیسرے سال کا وعدہ کرنے والے مخلصین اور دوسرے اور پہلے سال کے بقایا دار احباب اپنے وعدے جلدی پورے کریں۔ کیونکہ ضروریات اس کی متقاضی ہیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جن مخلصین نے اپنے وعدے سو فیصدی فروری اور مارچ میں پورے کر دئے ہیں۔ ان کے نام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد ذیل میں دئے جاتے ہیں۔ وہ احباب جنہوں نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ اور تھوڑی بہت کمی ہے۔ وہ اپنی کمی جلد پوری کر دیں۔

اس فہرست میں اکثر احباب ایسے ہیں جن کا وعدہ ماہوار ادا کرنے کا تھا۔ مگر انہوں نے حضور کے اس ارشاد کو سنکر یہ جلد رقم ادا کی جائے اپنی رقم یکمشت ادا کر دی۔ بعض احباب ایسے ہیں۔ جن کا وعدہ آئندہ کسی ماہ میں دینے کا وعدہ تھا۔ مگر انہوں نے بھی جلد ادائیگی کا انتظام کر دیا خدا تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

سید محمود عالم صاحب دفتر محاسب قادیان ۴/۶
شیخ غلام حسین صاحب معہ اہلیہ دفتر پراویڈنٹ فنڈ۔ قادیان ۳۰
مولوی محمد احمد صاحب گجراتی جامعہ احمدیہ قادیان ۵
مولوی شریف احمد صاحب بنگوی قادیان ۵
ذکی احمد صاحب کلکتی بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۵
ناصر احمد صاحب " ۵
صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی بی ٹی " ۳۵

ماسٹر محمد بخش صاحب ہائی سکول قادیان ۱۰
مائی راجو صاحب نصرت گرلز " " ۶
مرزا مہتاب بیگ صاحب دارالرحمت " ۲۰
میاں عبدالحی صاحب ولد بابو وزیر محمد صاحب۔ قادیان ۵
بابو اکبر علی صاحب محلہ دارالعلوم " ۱۰۰
سید صادق علی صاحب پنشنر " ۱۳۰
صلاح الدین صاحب رشید پسر حکیم نظام الدین صاحب " ۵
ڈاکٹر منظور احمد صاحب دارالفضل " ۶
بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان ۲۵۰
صوفی محمد اسمٰعیل صاحب دارالفضل " ۱۰۰
مولوی عبدالمجید صاحب جلالپوری " ۵
مولوی محمد احمد صاحب سیالکوٹی " ۵
میاں دوست محمد صاحب الیکٹریشن " ۵
میاں عبداللہ صاحب حجام " ۵
پیر افتخار احمد صاحب قادیان ۵
میاں محمد دین صاحب " ۱۸
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد۔ قادیان ۸
مشیت خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد۔ قادیان ۸
اہلیہ مرحومہ و خوشدامن مرحومہ از مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قادیان ۱۴
حکیم قطب الدین صاحب قادیان ۵
قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی قادیان ۹
مستری دین محمد صاحب " ۵/۸
میاں احمد الدین صاحب " ۵/۸
میاں رحمت اللہ صاحب مالی " ۶
منشی سکندر علی صاحب بھینی بانگر " ۱۰
مفتی گلزار محمد صاحب بٹالہ ۳۱
محمد افضل خاں صاحب بٹالہ ۹۰
والدہ صاحبہ ظفر احمد پٹھانکوٹ ۱۰
مستری فیض محمد صاحب کیھو کے ۶/۴
چوہدری مولا داد صاحب سارچور " ۵

بنت ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب بشیری۔ پٹھانکوٹ ۱۰
شیخ محمد خورشید صاحب پٹواری اکھوال۔ پٹھانکوٹ ۲۵
چوہدری کریم بخش صاحب اکھوال ۶/۴
بابو محمد حنیف صاحب معہ اہلیہ صاحبہ نوچک " ۱۰
ڈاکٹر علی گوہر صاحب پنشنر لسبراداں " ۱۵
چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار " ۱۵
نادر خاں صاحب گھوکھر گورداسپور ۵
منشی احمد الدین صاحب سیالکوٹ ۵
سید محمد حسین صاحب " ۵
زینب صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب " ۱۵
سکینہ بی بی ام محمود صاحبہ " ۸۰
سیدہ فضیلت صاحبہ " ۳۵
سیدہ نذیر بیگم صاحبہ " ۲۵
عصمت بیگم صاحبہ سیالکوٹ شہر ۴۰
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ روشن الدین صاحب " ۱۵
مریم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب " ۱۱
بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب " ۱۰
سیدہ امت السلام صاحبہ " ۵
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب " ۱۰
ملک اللہ رکھا صاحب سمبڑیالوی حال چھوٹا اودے پور ۱۰
ملک امام الدین صاحب سمبڑیالوی حال چھوٹا اودے پور ۱۰
محمد دین صاحب بن باجوہ سیالکوٹ ۶
ولی داد خاں صاحب مراڑ ظفروال " ۴۰
محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ " ۵
اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب امرتسر ۲۵
میاں عبدالرحیم صاحب ورق ساز " ۱۰
بابو محمد نذیر صاحب پوسٹ مین " ۵
اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالمالک صاحب " ۵
چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی اے (آنرز) بی ٹی سول لائن۔ لاہور ۱۳۵

قاضی عطاء الرحمٰن صاحب لاہور ۷
قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے " ۲۵۰
میاں تاج دین صاحب موچی دروازہ " ۵
شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۱۲۵
مرزا عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ و ہمشیر " ۵۵
میاں شمس الدین صاحب لاہور ۵۰
اہلیہ صاحبہ ملک رکھا صاحب لاہور ۱۰
میاں برکت علی صاحب باغبانپورہ " ۷
ملک ستار بخش صاحب ایم اے لاہور " ۱۲
میاں اللہ دتا صاحب لاہور چھاؤنی ۱۲
بابا علی محمد صاحب گنج۔ لاہور ۸
مستری عبدالرحمٰن صاحب معہ اہلیہ لاہور ۱۰
" عبدالکریم صاحب لاہور ۵
محمد دین صاحب سکرٹری علی پور شمس آباد ۶/۹
چوہدری غلام محمد صاحب " ۷
میاں رمضان احمد صاحب دو دیوالا ۹
ملک عبداللہ صاحب چک ۹۵ اننبہ ۹
" شاہ محمد صاحب " ۸
چوہدری اللہ دتا صاحب " ۶
چوہدری محمد دین صاحب نمبردار " ۱۲
اہلیہ صاحبہ میاں روشن الدین صاحب پنڈی چیری ۳۱
اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب پنڈی چیری ۷
" عبدالرحیم صاحب " ۷
میاں احمد دین صاحب " ۵
چوہدری فیض بخش صاحب چک ۵۰ لڑانہ ۶
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ابدال گوجرانوالہ ۵
چوہدری کرم الٰہی صاحب تلونڈی کھجوروالی گوجرانوالہ ۶
شیخ عبدالقادر صاحب لائلپور ۲۰
چوہدری علی احمد صاحب معہ اہلیہ " ۳۰
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب عارف والہ منٹگمری ۱۱
حکیم غلام محمد صاحب عارف والہ ۵
مستری محمد ابراہیم صاحب چک 215/E.B. ۵
فضل دین صاحب " ۵
منشی برکت علی صاحب معہ اہل و عیال چک 162/9.L. ۵۰
حافظ علی محمد صاحب فیروزپور ۸
خانصاحب حضرت گل صاحب " ۶/۸
اہلیہ صاحبہ فیض الحق صاحب " ۷
اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالعزیز صاحب " ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلیہ صاحبہ بابو عبدالعزیز صاحب فیروزپور ۷
مرزا سلطان احمد صاحب قصور ۳۵
جمعدار محمد خانصاحب ہیڈ سلیمانکی ۲۵
رحمت علی صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۴
مستری محمد اسمٰعیل از طرف والد صاحب مرحوم مستری علی بخش صاحب فرید کوٹ ۵
چوہدری عبدالغنی خانصاحب کریام ۳۴
حکیم فتح الدین صاحب گوڑہ صریح ۱۲
حکیم فضل الٰہی صاحب اوڑ ۲۰
ڈاکٹر چوہدری نذیر احمد خانصاحب بٹروعہ ۵۰
مستری ابراہیم صاحب ماہلپور ؍؍ ۵
مبارکہ بی بی صاحبہ بنت محمد عثمان صاحب اہرانہ خورد ؍؍ ۵
مسٹر سعید احمد صاحب لدھیانہ ۶
عبدالغنی صاحب طالب علم لدھیانہ ۵
شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ ۱۳۰
شیخ محمد عثمان صاحب سپاہی نابھ ۶
اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالستار صاحب نابھ ۵
بہادر علی صاحب مہندر گنج پٹیالہ ۱۰
منشی کریم بخش صاحب شملہ ۱۲۵
چوہدری عزیز الرحمٰن صاحب دہلی ۱۰
مسٹر مسعود احمد صاحب پسر ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلی ۵
بابو محمد صادق صاحب ؍؍ ۸
استانی کلثوم بیگم صاحبہ ؍؍ ۲۱
بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر ۴۰
میاں عبداللہ صاحب انبالہ شہر ۳۰
بابو محمد شریف صاحب ٹی ٹی ؍؍ ۱۰
حاجی میراں بخش صاحب ؍؍ ۲۰
خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی ۲۱
حکیم سید محمد ابراہیم صاحب ؍؍ ۵
سید عبدالشکور شاہ صاحب اکھنور ۱۶
سارہ بیگم صاحبہ آسنور ۸
مستری تاجدین صاحب سرینگر ۵
سید محمود احمد شاہ صاحب کرنال ۶۲
غلام رسول صاحب کوٹڑی ۵
غلام قادر صاحب ؍؍ ۵
غلام محمد صاحب ؍؍ ۱۵
ملک احمد خانصاحب میرپور خاص ۱۴
اہلیہ شیخ محمد محسن صاحب لائلپور ۲۰
مرزا مراد بیگ صاحب چک ۲۳۸ جڑانوالہ ۱۰

میاں نذیر احمد صاحب جڑانوالہ ۵
چوہدری خیرالدین صاحب چک ۳۸/۴۲ بھڑت ۴/۶
؍؍ غلام حسین صاحب جھنگ حال قادیان ۱۴۰
منشی محمد سعداللہ صاحب چنیوٹ ۵
مولوی صدرالدین صاحب لالیاں ۵
شیخ سلطان علی صاحب ۱۵
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب حویلی بہادر شاہ ۱۳۰
چوہدری محمد اشرف خانصاحب شاہپور ۸۰
؍؍ عنایت اللہ صاحب چک ۹۴ ۵
میاں خدا بخش صاحب گجرات ۲۶
سید احمد شاہ صاحب کھاریاں ؍؍ ۴۰
عبدالعزیز صاحب چک سکندر ؍؍ ۹۰
چوہدری شاہ محمد صاحب پٹیالہ سائیاں ۴۵
سید نور حسن شاہ صاحب شیخ پور ؍؍ ۱۰
چوہدری نادر علی صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۷
محمد اسمٰعیل صاحب کڑیانوالہ ؍؍ ۳۰
ماسٹر محمد دین صاحب پاہڑیانوالی ۱۸
بابو عطا محمد صاحب معہ اہلیہ انسپکٹر آف ورکس جہلم ۴۵
نمبردار فتح محمد صاحب دوالمیال جہلم ۱۲
ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب چوہا سیدن شاہ جہلم ۱۰۰
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی کوہ مری ۲۵
چوہدری امتیاز علی صاحب پسر چوہدری اعظم علی صاحب سب جج ڈیرہ غازیخاں ۵
رشیدہ بیگم صاحبہ بنت ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۵
چوہدری بشیر احمد صاحب برادر چوہدری اعظم علی صاحب سب جج ڈیرہ غازیخاں ۵
چوہدری محمد امین صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۵
قاضی محمد شفیق صاحب چارسدہ ۱۰
غلام سرور صاحب ؍؍ ۱۰
ملک سلطان محمد خانصاحب کوٹ فتح خاں ۳۰۰
شیخ قمرالدین صاحب بنوں ۵۰
میاں غلام حسین صاحب اوورسیر بنوں ۴۰۰
شمس الدین صاحب لنڈی کوتل ۳۴
بابو عبدالغفور صاحب ایبٹ آباد ۲۰
خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب چکدرہ ۴۰۰
بابو محمد ابراہیم صاحب مستوج چترال ۹۰
مولوی محبوب عالم صاحب چک بیدی ۹
مولوی نور محمد صاحب اوورسیر بنگلہ سرکانہ ۱۰۰
مولوی واحد بخش صاحب کوٹ آدو ۱۲
اہلیہ صاحبہ چوہدری میر احمد صاحب علی پور ملتان ۴
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کھرڈ وڑیکا ملتان ۱۳۰

جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری ۶۰
صوفی نبی بخش صاحب ؍؍ ۵
امۃ اللہ بیگم صاحبہ بی اے بی ٹی منٹگمری ۶
امۃ الحکیم صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری ۵
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری ۱۲
چوہدری رسول بخش صاحب چک ۶/۱۰۷ منٹگمری ۱۲
عبدالرحمٰن صاحب و محمد شریف صاحب دیپالپور منٹگمری ۱۵
شیخ محمد شفیع صاحب عارف والا منٹگمری ۴۰
چوہدری فضل احمد صاحب میرپور خاص ۱۴
؍؍ سعید احمد صاحب ؍؍ ۸
بابو اللہ داد صاحب سکھر ۴۰
ڈاکٹر محمد حسین خاں صاحب سکھر ۳۷/۸
؍؍ سید عبداللہ شاہ صاحب ناصر آباد ۱۰
غلام رسول صاحب ؍؍ ۵
ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب لاڑکانہ ۴۵
ملک گل محمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ ۱۰
چوہدری محمد علی خاں صاحب نواب شاہ سندھ ۶۰
نانی صاحبہ منیر احمد صاحب لاڑکانہ ۱۰
چوہدری محمد بخش صاحب چک ۱۱۲ مراد بہاولپور ۵
شیخ عبداللطیف صاحب ٹیچر خانپور ۳۲
مولوی محمد حسن صاحب کوئٹہ ۱۱۱
ڈاکٹر کیپٹن محمد عطاء اللہ خانصاحب کوئٹہ ۳۲۰

قریشی محمد عظیم صاحب مسقط ۲۰
قریشی محمد شفیع صاحب اوورسیر میانوالی ۳۰
بابو عبدالرحمٰن صاحب میرٹھ چھاؤنی ۴۰
ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۹۰
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب ؍؍ ۵۰
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب معہ اہل و عیال فیض آباد ۱۸۲/۸
محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۲۵
فیروز الدین صاحب جمشید پور ۱۲
الطاف حسین صاحب او ڈیپور کٹیا ۷
امام علی خاں صاحب ؍؍ ؍؍ ۶
ننھو خان صاحب ؍؍ ؍؍ ۶
ڈاکٹر محمد رفیع خانصاحب سکندر آباد ۶۰
قریشی عبدالغنی صاحب اجمیر ۲۰
بقاء اللہ صاحب بھوپال ۳۳
مولوی محمد احسان الحق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ پور ینی ۷۰
اہلیہ صاحبہ سید عبدالقادر صاحب مونگھیر ۱۰
شیخ سلطان احمد صاحب ؍؍ ۵
سید ابوالمحسن صاحب سونگھڑہ ۵/۸
شیخ طاہر الدین صاحب بی اے پوری ۳۵
محمد شمس الدین صاحب شنکر پور ۱۰
میاں محمد اسمٰعیل صاحب کلکتہ ۵
آمنہ خاتون صاحبہ خرم پور کلکتہ ۵
سیدہ حسین اکبر بانو صاحبہ ڈھاکہ ۱۷
مولوی اے ایف خاں صاحب ؍؍ ۷
؍؍ محمد شمس الدین شنکر پور ۵

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عمہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن۔ پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعۃً ہو جاتا ہے۔ اور اسپر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ عہ

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ کیا ایک عالم بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

بہار میں ہندوؤں نے مسلمان عورتوں کو قتل کیا

علاقہ بہار کے ایک گاؤں سیالاؤ میں سخت ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس میں ہندوؤں نے ایک مسلمان بڑھیا اور ایک ۹ سالہ لڑکی کو بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا تین مسلمان عورتوں اور ایک مرد کو شدید مجروح کیا

ضرورت رشتہ

ضلع جالندھر کے ایک مخلص اعلیٰ تعلیمیافتہ زمیندار احمدی نوجوان عمر ۲۶ سال کے لئے جو محکمہ کواپریٹو سوسائیٹیز میں سب انسپکٹر ہیں ایک معزز تعلیمیافتہ رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خوش سیرت و صورت ہونی چاہیئے۔ موصوف اپنی پہلی بیوی کو اس کی احمدیت سے انتہائی دشمنی کے باعث طلاق دے چکے ہیں۔ تفصیلی حالات کے لئے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ بالمشافہ بھی گفت و شنید کی جا سکتی ہے۔

ع - معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ہومیوپیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے اپنے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔ ایم اے ایچ احمدی چتوڑ گڑھ - میواڑ

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرا لیئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے **مفرح یاقوتی** بست جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت مرد اور اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت فائدہ میں رہینگے اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب **مالک شفاخانہ ولیہڈی قادیان** ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

دوائی اٹھرا
حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار رہوتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست۔ قے۔ ہچش دردسلی یا مونیام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائداد کیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ (ہہ) مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز مجاہد ہنگری کا خط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم و محترم ملک فضل حسین صاحب مینیجر بکڈپو قادیان

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہٗ

آپ کے متعدد اعلانات "چار دانگ عالم میں احمدیت کا پرچار" اور "پیارے بھائی بہنوں کے لئے تبلیغ کا ثواب" الفضل کے ذریعہ خاکسار تک یورپ میں بھی پہنچ کر تبلیغی جوش بڑھانے کا ذریعہ بنے۔ مگر آپ کے اعلانوں میں ایک کسر باقی ہے۔ وہ یہ کہ کئی بھائی اور بہنیں خیال کرتی ہوں گی۔ کہ انگریزی کتب کا سیٹ خرید کر کہاں بھیجا جائے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ ان کی اطلاع کے لئے یہ بھی لکھ دیا کریں کہ وسطی یورپ کے ممالک اور شہروں کے لوگوں سے بوڈاپسٹ میں ملاقات کا موقع ملتا ہے۔ اور مشرق اور مغرب بعید کے سیاح بھی یہاں بکثرت آتے ہیں۔ مختلف سلطنتوں کے نمائندے بھی آتے ہیں۔ اور جب میں ان کی اسلام کے متعلق دلچسپی بڑھانے کے جوش میں احمدیت کا ذکر کرتا ہوں۔ تو وہ کتابوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور میں کتابوں کے نہ ہونے کے سبب سے شرمندہ ہوتا ہوں۔ اگر ہمارے بھائی اور بہنیں تمام مغربی ممالک کی لائبریریوں اور خاص اداروں میں احمدیت کا لٹریچر دیکھنا اور مردہ روحوں کو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ جتنے سیٹ انگریزی کتب کے بھجوائیں وہ کم ہیں۔ اور خاکسار ایسے طریق پر ہر ملک کے اداروں اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں تک وہ کتابیں پہنچائے گا۔ کہ آپ کسی غیر ملکی آدمی سے جو ایک دفعہ بوڈاپسٹ میں آیا ہوگا پوچھ سکتے ہیں۔ اور وہ آپ کو بتا دیگا کہ ہاں جماعت احمدیہ کے امام کا ایک غلام بوڈاپسٹ میں ملا تھا۔ اور اس نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا تھا۔ اور جن بھائیوں اور بہنوں نے اس کے ذریعہ لٹریچر بھجوا کر تبلیغ کا ثواب حاصل کرنا چاہا وہ ان کو کما حقہٗ مل جائے گا۔ یہاں ہنگری کا ملک یورپ کے تمام ممالک میں کٹر کیتھولک عیسائی ہے۔ اور پادریوں کا زور ہے گویا یوں سمجھو کہ دجال کا یہ مرکز ہے۔ اور جب سے عیسائیوں نے ترکوں کو یہاں سے شکست دے کر نکالا۔ تب سے لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف ہیں۔ اور اب خاکسار کے یہاں آنے سے لوگ دلچسپی لے رہے ہیں۔ مگر لٹریچر موجود نہیں کہ میں لوگوں کو پڑھنے کے لئے دے سکوں۔ لہذا آپ ہمارے دوستوں اور بہنوں کی اطلاع کے لئے بے شک اشتہاروں میں لکھ دیویں۔ کہ ایاز کہتا ہے۔ کہ جو شخص ایک مجاہد کو جنگ اور گھمسان کی لڑائی میں عین دجال کے قلعہ پر چڑھائی کرتے وقت اسلام کے لٹریچر یا جہاد اکبر کے ہتھیار مہیا کرے گا۔ وہ اپنے ثواب کا اندازہ مجاہد ایاز کی تبلیغی مشکلات سے لگا سکتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہوں کہ شیطان اور دجال سے جنگ بڑی شدومد سے ہو رہی ہے۔ اور ہتھیار یا بارود نہ ہونے کے سبب احمدیت کے مجاہد نرغہ میں گھرے ہوئے ہیں اور اگر ہندوستان کے احمدی بھائی اور احمدی بہنیں گھر بیٹھے جہاد اکبر میں شامل ہونا چاہیں۔ تو وہ سلسلہ کا لٹریچر اور اپنی دعائیں مجاہدین کو پہنچا کر مجاہدوں کے حوصلے بڑھائیں۔ خدا گواہ ہے کہ یہ بڑی نازک جنگ ہے۔ تلوار سے سر کاٹنا یا کٹوانا بالکل آسان ہے۔ لیکن ہنگری جیسے رومن کیتھولک ملک میں احمدیت کا مرکز قائم کرنا نہایت دشوار ہے۔ مگر یہ ہو کر رہے گا۔ اور ایاز جیسے مجاہد یورپ میں احمدیت کے جھنڈے گاڑ کر واپس آئیں گے یا اس جنگ کے میدان میں مردانہ وار جان دے دیں گے۔ جو دوست اور بہنیں احمدیت کا لٹریچر جو عیسائیت کے لئے لاثانی بارود ہے۔ بھیجنا چاہیں۔ وہ خاکسار کو بکڈپو کی معرفت بھیج سکتے ہیں۔ میں تمام دوستوں اور بہنوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور منتظر ہوں۔ کہ کب ہمارے بھائی اور بہنیں مجاہدوں کو ہتھیار مہیا کر کے تازہ دم کریں گے۔ محتاج دعا۔ (چوہدری) حاجی احمد خان ایاز بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام بوڈاپسٹ ہنگری

احمدی بھائیو اور بہنو

اپنے اس عزیز مجاہد بھائی کا خط پڑھو اور بار بار پڑھو۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ یورپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی انگریزی کتابوں کے تقسیم کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور حقیقۃً یہی وہ ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعہ سے دجال کو ہلاک کیا جا سکتا ہے اور انہی کے ذریعہ ظلمت کدہ یورپ میں اسلام کی نورانی شعاعیں پھیلائی جا سکتی ہیں۔ دوستو اٹھو اور کمر ہمت باندھ لو اور اپنے عزیز مجاہد بھائیوں کو اتنا لٹریچر بھجوا دو۔ کہ پھر انہیں یہ درد بھرے الفاظ لکھنے کا موقعہ نہ رہے۔ کہ ہم کتابیں نہ ہونے کے سبب لوگوں سے شرمندہ ہوتے ہیں۔

اور اب جب کہ ہم نے ان تبلیغی سیٹوں کی قیمتوں میں بھی حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ اور اٹھارہ روپیہ کی کتابیں صرف پانچ روپے میں دے رہے ہیں۔ تو کیا ایسی حالت میں اس رعایت سے فائدہ اٹھانا اور گھر بیٹھے دنیا کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچا دینا ضروری نہیں؟ ہمیں امید ہے کہ اپنے اس پیارے مجاہد بھائی کا درد بھرا خط پڑھ لینے کے بعد ہر وہ بہن اور ہر وہ بھائی جس نے ابھی ہمارے رعایتی اعلان سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس طرف توجہ کرے گا۔ اور حتی المقدور زیادہ سے زیادہ تعداد میں سیٹ خرید کر دنیا کے کونے کونے میں بھجوا دے گا کہ اس وقت یہی جہاد اکبر ہے۔

رعایتی قیمت انگریزی سیٹ پانچ روپیہ۔ رعایتی قیمت فارسی سیٹ ڈیڑھ روپے۔ رعایتی قیمت اردو سیٹ اڑھائی روپیہ

خاکسار:- ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوں ۱۸ اپریل۔ قبائل کی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ ایک گروہ رات کے وقت بنوں شہر کے بالکل قریب آ پہنچا۔ اسی وقت خطرہ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور تمام فوج تیار ہو گئی۔ شہر میں خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ آدھی رات کے وقت توپوں کی آواز سنائی دینے لگی حملہ آوروں کو پسپا کر دیا گیا۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بنوں شہر کے ارد گرد پانچ پانچ میل تک ان تمام درختوں کو کاٹ دیا جائے۔ جو سڑکوں سے نصف میل کے اندر واقع ہوں۔ اس فیصلہ کا مقصد یہ ہے کہ رات کی تاریکی میں قبائلی لشکر درختوں کے نیچے چھپ نہ سکیں۔

پٹنہ ۱۸ اپریل۔ گیا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دیومبلا میں زبردست ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں ہندوؤں نے چند مسلمانوں کی دکانوں کو لوٹ لیا۔ اس تصادم میں ۶۰ آدمی مجروح ہوئے۔ ایک اور اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ آباد ضلع پٹنہ میں بھی ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ایک ہندو کی دوکان لوٹ لی گئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فی الفور گیا پہنچ کر امن قائم کر دیا۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ مسٹر ایڈون بیون نے روزنامہ "ٹائمز" میں ایک مضمون کے دوران میں لکھا ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان سے دستبردار نہیں ہونا چاہتا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہندوستانی اخلاق عقل و دانش اور تحمل و بردباری میں دوسرے ممالک سے پیچھے ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی طرح کوئی ملک متعدد قوموں۔ مذہبوں اور تہذیبوں میں منقسم ہیں۔

بوڈاپسٹ ۱۸ اپریل ہنگری کے جدید وزیر داخلہ نے نازی جمعیت پر چھاپے مارنے کا حکم دیا۔ جس کے نتیجہ میں نازیوں کے رہنما اور ۴۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ کہ وہ تمدنی نظام کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ یوم تاجپوشی کے دو روز قبل تاج پوشی کی تقریب کی تمام تفصیلات کی مشق کی جائے گی۔ جس میں تمام شرکاء تاج پوشی حصہ لینگے

پٹنہ ۱۸ اپریل۔ نواب عبدالوہاب خان وزیر مالیات بہار نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کانگرس کو گورنروں سے اختیارات کے عدم استعمال کا وعدہ لینے کی ضرورت نہ تھی۔ ہمارے صوبہ میں گورنر نے وزیروں کو اپنے کاروبار چلانے کے لئے بالکل آزاد چھوڑا ہے اور اکثر اوقات گورنر وزراء سے مشورہ لیتا اور قبول کرتا ہے۔

لکھنو ۱۸ اپریل۔ یوپی کے پارلیمنٹری بورڈ میں پھوٹ پڑ جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ یوپی اسمبلی کے بہت سے مسلمان جو لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ کانگرس میں شریک ہونے کیلئے تیار ہیں

نئی دہلی ۱۸ اپریل افغانستان کے جنرل قونصل کا دفتر ۲۰ اپریل کو دہلی سے شملہ میں منتقل ہو جائے گا۔

بخارسٹ ۱۸ اپریل۔ رومانیہ کے بادشاہ کیرول نے اپنے بھائی شہزادہ نکولس کو جو اس کے بعد تخت کا وارث تھا۔ ملک سے نکال دیا ہے۔ جس سے فسطائی جو شہزادہ کے حامی تھے ناراض ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ شہزادہ نکولس نے ایک مطلقہ عورت سے شادی کر لی تھی۔ لیکن وہ حکومت کے زور دینے کے باوجود اسے طلاق دینے پر تیار نہ ہوئے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے حقوق شاہی چھین لئے گئے تھے۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ بلباؤ میں اشیائے خورونوش کی سخت قلت ہو گئی ہے باسک گورنمنٹ نے برطانوی جہازوں کو اس خیال سے الاؤنس دئے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد بندرگاہ کو اشیائے خوردنی بھیجیں۔ اگر اشیا فوراً بھیج دی جائیں گی۔ تو انہیں ۵ ہزار فرینک دئے جائیں گے۔

شملہ ۱۸ اپریل۔ سرحد سے فقیر ایپی کے صدر مقامات کی تبدیلی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ اپنے منتشر لشکر کو مجتمع کر رہا ہے۔ ۱۶ اپریل کو میرالی میں لشکر نے گولیاں برسائیں۔ جنوبی وزیرستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۶ اپریل کی صبح کو ایک مقام پر سکاؤٹوں کی چوکی کو مسعودی لشکر نے گھیر لیا اور اس پر گولیاں برسائیں۔

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ پٹ سن کے کارخانوں کے مزدوروں کی ہڑتال کو ۴۸ دن گزر چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ہڑتالی مزدوروں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے

لاہور ۱۸ اپریل۔ کل تین بجے کے قریب نئی سبزی منڈی میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۴۰۰ روپے کا نقصان ہوا۔

کٹک ۱۸ اپریل۔ اڑیسہ میں جداگانہ یونیورسٹی کے قیام کے متعلق کل بحث و تمحیص شروع ہوئی۔ وزیر تعلیم نے ایک تقریر کے بعد بحث شروع کی۔ اس کے بعد مہاراجہ پرلاکیمیڈی وزیر تعلیم کو صدر منتخب کیا گیا۔ مہاراجہ نے اپنی تقریروں کے دوران میں کہا کہ یہ تجویز اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب کہ دوسری مدات سے خرچ کم کر دیا جائے۔ مزید کہا۔ کہ اس سلسلہ میں ریاستوں سے بھی استمداد کرنی چاہیئے۔ اور امید ظاہر کی کہ والیان ریاست امداد سے دریغ نہیں کرینگے

ماسکو ۱۸ اپریل۔ روس کا اخبار "پراوادہ" لکھتا ہے۔ کہ اٹلی۔ یوگوسلاویہ یونان اور ترکی کے درمیان بحیرہ روم کے متعلق معاہدہ پر بحث ہو رہی ہے۔ اس بحث و تمحیص میں رومانیہ کو نظرانداز کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ فرانس امریکہ اور برطانیہ میں ہڑتالوں کے باعث ان ممالک کی صنعتی سرگرمیوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ اور اصلاح کی صورت پیدا ہونے کی بجائے صورت حالات خراب ہو رہی ہے۔ برطانیہ میں کوئلے کی کانوں کی ہڑتال کے نتیجہ میں سخت خطرات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس ہڑتال کو شروع ہوئے چوتھا ہفتہ گزر رہا ہے۔ پیرس میں بھی ہڑتال کے باعث اضطراب کی کیفیت طاری ہے۔

امرتسر ۱۸ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے گیہوں ہاڑ ۳ روپے ۵ آنے ۷½ پائی اسوج ۳ روپے ۴ آنے نخود ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۴ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک روئی ۱۸ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی اور چاندی ۵۳ روپے ۱۲ آنے ہے

کراچی ۱۸ اپریل۔ لڑکانہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں آتشزدگی کے نتیجہ میں ۲۳ گھر جل کر خاکستر ہو گئے بہت سے مویشی بھی ہلاک ہو گئے۔

لکھنو ۱۸ اپریل مسٹر جوالا پرشاد وزیر مالیات پر گذشتہ دنوں ایک دعوت کے موقعہ پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ اس کے سلسلہ میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی۔ مسٹر جوالا پرشاد نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں دعوت کے بعد اپنی کار میں بیٹھنے گیا تھا۔ کہ ملزم نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ اگر میں کار میں گھس نہ جاتا۔ تو ہلاک ہو جاتا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے تھے۔ تو ملزم نے کہا۔ اس لئے کہ تم نے انتخابات کے ایام میں کانگریسیوں پر ظلم کئے۔

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) دو عرب نوجوانوں کو مقامی عدالتوں سے موت کی سزائیں ہوئی تھیں الزام یہ تھا کہ انہوں نے فلسطین کے ایام میں حکومت کے خلاف عرب باغیوں کی امداد کی تھی پریوی کونسل لنڈن کی جوڈیشل کمیٹی میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی تھی وہ نامنظور کر دی گئی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی